۞۞۞ تقریر ۞۞۞

حضرت مصلح موعودؓ کی قرآنی خدمات

(بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ (یوسف:23)

اور جب وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچا تو اسے ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اے فضل عمر! تیرے اوصاف کریمانہ
بتلا ہی نہیں سکتا میرا فکرِ سخندانہ
ہر روز تو تجھ جیسے انسان نہیں لاتی
یہ گردشِ روزانہ یہ گردش دورانہ
ڈھونڈیں تو کہاں ڈھونڈیں پائیں تو کہاں پائیں
سلطانِ بیاں تیرا اندازِ خطیبانہ

سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانی حضرت مصلح موعودؓ کی قرآنی خدمات

حضور فرماتے ہیں۔پیشگوئی مصلح موعود، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت کی تھی جو بہت سی خوبیوں کا مالک ہو گا۔اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اسے حاصل ہو گی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔کہ اللہ نے مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا ۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عَمَّانُوایل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا...دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"۔تین کو چار کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ"(اس کے معنے سمجھ میں نہیں

آئے۔)'' بہر حال آگے فرمایا'' دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی اَرجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رَستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 647)

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اِس مدت کے اندر بیٹا پیدا ہوا جس کا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح الثانی کے مقام پر بھی بٹھایا۔ پھر ایک لمبے عرصے بعد خلیفہ ثانیؓ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ اعلان فرمایا کہ جس بیٹے کی مصلح موعود ہونے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خبر دی تھی وہ مَیں ہی ہوں۔

آپؓ کی تحریرات کے حجم کا ایک جائزہ

سامعین! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جو کتب، خطابات، لیکچرز، مضامین پیغامات وغیرہ کی شکل میں شائع ہوئے یا اب تقریباً مکمل ہیں اور وہ جو تقاریر، خطابات وغیرہ انوار العلوم کی شکل میں شائع ہونے کے لیے تیار ہیں۔ ان کی کل اڑتیس (38) جلدیں بن جائیں گی اور ان کی تعداد چودہ سو چوبیس (1424) ہے اور اس کے کُل صفحات بیس ہزار تین سو چالیس (20340) ہیں۔ اتنے ہو جائیں گے اندازاً۔ تفسیر کبیر، تفسیر صغیر سمیت دیگر تفسیری مواد کے صفحات اٹھائیس ہزار سات سو پینتیس (28735) ہیں۔ 1808 خطبات جمعہ ہیں جن کے صفحات اٹھارہ ہزار سات سو پانچ (18705) ہیں۔ اکاون (51) خطباتِ عید الفطر ہیں جن کے صفحات پانچ سو تین (503) ہیں۔ بیالیس (42) خطباتِ عید الاضحی ہیں جن کے صفحات چار سو پانچ (405) ہیں۔ 150 خطباتِ نکاح ہیں جن کے صفحات چھ سو چوراسی (684) ہیں۔ خطاباتِ شوریٰ جلد اوّل تا سوم بھی شائع ہوئی ہے اس کے صفحات دو ہزار ایک سو اکتیس (2131) ہیں یہ سارے اور جو مختلف اور بھی ہیں ان صفحات کو اکٹھا کیا جائے، جمع کیا جائے تو کُل تقریباً پچھتر ہزار (75000) صفحات بنتے ہیں۔ ریسرچ سیل نے الحکم اور الفضل کے 1913ء سے 1970ء تک کے شماروں کو دیکھا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ کچھ مزید مواد سامنے آیا ہے جو ابھی تک انوار العلوم یا کسی کتاب میں شائع نہیں ہو سکا۔ اس تفصیل کے مطابق پچپن (55) مضامین، ستائیس (27) تقاریر، ایک سو تینتالیس (143) مجالس عرفان، دو سو بائیس (222) عناوین ملفوظات اور ایک سو اکتیس (131) مکتوبات ابھی تک مل چکے ہیں۔ ایک بڑا وسیع علمی ذخیرہ ہے۔

تفسیر کبیر میں حضرت مصلح موعودؓ نے اُنسٹھ (59) سورتوں کی تفسیر بیان فرمائی ہے جو کہ دس جلدوں اور پانچ ہزار نو سو سات (5907) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے تفسیری نوٹ بھی آپؓ کے ملے ہیں جن کے صفحات کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے اور امید ہے کسی وقت یہ بھی شائع ہو جائے گی۔ بامحاورہ ترجمہ قرآن کا ایک بہت بڑا کام آپؓ کا تفسیرِ صغیر کی صورت میں ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی عمر کے آخری دَور میں سب سے بڑی یہ خواہش تھی کہ آپؓ کی زندگی میں آپؓ کے ذریعہ پورے قرآنِ مجید کا ایک معیاری اور بامحاورہ اردو ترجمہ مع مختصر مگر جامع نوٹوں کے شائع ہو جائے۔

سامعین! سفر یورپ 1955ء سے واپسی کے بعد اگرچہ حضورؓ کی طبیعت اکثر ناساز رہتی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ موعود کی روح القدس سے ایسی زبردست تائید فرمائی کہ جون 1956ء میں گرمیوں میں مری کے پہاڑوں پر گئے تو وہاں آپؓ نے ترجمہ قرآن املا کرانا شروع کیا جو خدا کے فضل سے 25 اگست 1956ء کی عصر تک مکمل ہو گیا اور یہ نخلہ ایک جگہ تھی جو کلر کہار کے قریب چھوٹا سا پُرفضا مقام ہے وہاں آپؓ نے چھوٹی سی ایک بستی بنائی تھی جہاں یہ کام کیا۔ اس کے بعد پھر اس کی نظر ثانی ہوئی۔ پھر نظر ثالث ہوئی۔ کتابت ہوئی۔ پروف ریڈنگ وغیرہ ہوئی۔ اس کے بہت سارے کام ہوئے اور تفسیر صغیر 15/ نومبر 1957ء کو طبع ہو کر مکمل تیار ہو گئی۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 19 صفحہ 522 تا 531)

حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر صغیر کے بارے میں ایک جگہ فرمایا کہ

''میری رائے یہ ہے کہ اس وقت تک قرآن کریم کے جتنے ترجمے ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ترجمہ میں بھی اردو محاورے اور عربی محاورے کا اتنا خیال نہیں رکھا گیا جتنا اس میں رکھا گیا ہے۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں۔ عام طور پر دیکھیں اور خصوصاً اس کے نوٹس میں بھی نظر آ جاتا ہے کہ آپؓ نے ترجمہ میں محاورے کا خیال رکھا ہے۔ ''یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنے تھوڑے عرصہ میں ایسا عظیم الشان کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما دی۔'' فرماتے ہیں کہ ''... اللہ تعالیٰ نے اس بڈھے اور کمزور انسان سے وہ عظیم الشان کام کروا لیا جو بڑے بڑے طاقتور بھی نہ کر سکے۔'' فرماتے ہیں ''گذشتہ تیرہ سو سال میں بڑے بڑے قوی نوجوان گزرے ہیں مگر جو کام اللہ تعالیٰ نے مجھے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے اس کی ان میں

سے کسی کو بھی توفیق نہیں ملی۔ درحقیقت یہ کام خدا کا ہے اور وہ جس سے چاہتا ہے کروالیتا ہے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد19 صفحہ 525-526)

پھر ایک اَور جگہ آپؓ نے فرمایا:’’اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم سے... قرآنِ شریف کا سارا ترجمہ مکمل ہو گیا۔ یعنی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ سے وَالنَّاس تک مع تفسیر صغیر کے جس کے متعلق تفسیر کبیر سے مقابلہ کرنے سے یہ پتہ لگا ہے کہ کئی مضامین اختصاراً اس میں ایسے آئے ہیں کہ تفسیر کبیر میں بھی نہیں۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد19 صفحہ 530)

پھر تفسیر القرآن انگریزی کا بھی ایک اہم کام ہوا جسے ہم فائیو والیم کمنٹری (Five Volume Commentary) کہتے ہیں۔ اس تفسیر کے شروع میں حضرت مصلح موعودؓ کے قلم سے لکھا ہوا ایک نہایت پُر معارف دیباچہ بھی شامل ہے جس میں دوسرے صحفِ سماوی کی موجودگی میں قرآن مجید کی ضرورت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور جمع القرآن اور قرآنی تعلیمات پر بالکل اچھوتے اور دلآویز پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس دیباچے کے آخر میں.... تحریر فرمایا...میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا شاگرد ہونے کی وجہ سے کئی مضامین میری تفسیر میں لازماً ایسے آئے ہیں جو مَیں نے اُن سے سیکھے۔ اس لیے اس تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر بھی، حضرت خلیفہ اوّلؓ کی تفسیر بھی اور میری تفسیر بھی آجائے گی اور چونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی روح سے ممسوح کر کے ان علوم سے سرفراز فرمایا تھا جو اس زمانے کے لیے ضروری ہیں اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ یہ تفسیر بہت سے بیماروں کو شفا دینے کا موجب ہوگی۔ بہت سے اندھے اس کے ذریعہ سے آنکھیں پائیں گے۔ بہرے سننے لگ جائیں گے۔ گونگے بولنے لگ جائیں گے۔ لنگڑے اور اپاہج چلنے لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے مضامین کو برکت دیں گے اور یہ اس غرض کو پورا کرے گی جس غرض کے لیے یہ شائع کی جارہی ہے۔ اللّٰھم آمین۔

(ماخوذ از دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد20 صفحہ 507-508)

سامعین! اور اَب تک جو لوگ بھی اس کو پڑھتے ہیں تو بعض غیر بھی، عیسائی بھی بڑی تعریف کرتے ہیں۔

علامہ نیاز فتح پوری صاحب جو کہ مشہور اہلِ قلم ہیں، محقق ہیں، ادیب تھے۔ ماہنامہ نگار کے مدیر تھے۔ احمدی نہیں ہیں۔ انہوں نے تفسیر کبیر کا مطالعہ کیا تو حضرت مصلح موعودؓ کو ایک خط میں لکھا کہ ’’تفسیرِ کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحّرِ علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔‘‘ یہ بڑے پڑھے لکھے اور عالم آدمی ہیں جو بات کر رہے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ ’’...کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیۡ (ہود:78) کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد8 صفحہ 157-158)

پھر ایک دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ ’’رات کو تو بالالتزام اسے دیکھتا ہوں...میرے نزدیک یہ اردو میں بالکل پہلی تفسیر ہے جو بڑی حد تک ذہن انسانی کو مطمئن کر سکتی ہے۔‘‘ پھر کہتے ہیں کہ ’’...اس تفسیر کے ذریعہ سے جو خدمت اسلام کی انجام دی ہے وہ اتنی بلند ہے کہ آپ کے مخالف بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ وَذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد7 تعارفی صفحہ)

سامعین! برصغیر ہندوپاک کی معروف شخصیت نواب بہادر یار جنگ جو احمدی نہ تھے کے متعلق سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی کہتے ہیں کہ نواب بہادر یار جنگ اپنی صحبتوں میں تفسیر کبیر کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے اور اس کی عظمت کا ہمیشہ اعتراف کرتے اور کہا کرتے تھے کہ اس کے بیان کردہ معارف سے انہوں نے بہت استفادہ کیا ہے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد8 صفحہ 158)

پھر جناب اختر اورینوی صاحب ایم اے صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیرِ کبیر کی چند جلدیں یکے بعد دیگرے پروفیسر عبد المنان بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج حال پرنسپل شبینہ کالج پٹنہ کی خدمت میں پیش کیں اور وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر.... فرمایا۔ مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصروشام سے منگوالیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔ (تاریخ احمدیت جلد8 صفحہ 158-159)

سامعین! متعدد کتب کے مصنف اور اخبار صدق جدید لکھنؤ کے ایڈیٹر مولانا عبد الماجد دریا آبادی نے حضرت مصلح موعودؓ کے انتقال پر لکھا کہ دوسرے عقیدے ان کے جیسے بھی ہوں قرآن و علوم قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے اور ان خدمات کے طفیل میں ان کے ساتھ عام معاملہ درگزر کا فرمائے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔"

(صدق جدید لکھنو جلد 15 نمبر 51۔ 18 نومبر 1965ء بحوالہ الفضل ربوہ 22/ مارچ 1966ء صفحہ 8)

پھر ایک مشہور احراری لیڈر مولوی مظہر علی صاحب اظہر اپنی کتاب "ایک خوفناک سازش" میں لکھتے ہیں کہ "مولوی (ظفر علی خاں) نے ... کہا۔ احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احرار نے خوب ہاتھ رنگے۔ احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب زر کے لئے ڈھونگ رچار کھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کی گاڑھے پسینہ کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔ کوئی ان احرار سے پوچھے بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا۔ کون سی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی؟ احراریو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حرف بھی پڑھ سکے؟ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے تم لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بد زبانی۔ تُف ہے تمہاری غداری پر۔" پھر لکھتے ہیں کہ "... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے... مَیں حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ یہ میں ضرور کہوں گا کہ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے تو پہلے قرآن سیکھو۔ مبلغ تیار کرو۔ عربی مدرسہ جاری کرو... اگر مخالفت کرنی ہے تو پہلے مبلغ تیار کرو۔ غیر ممالک میں ان کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کرو... یہ کیا شرافت ہے کہ... مرزائیوں کو گالیاں دلوا دیں کیا یہ تبلیغ اسلام ہے؟ یہ تو اسلام کی مٹی خراب کرنا ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 513)

سامعین! پھر حضور اخبار امروز لاہور کی اپنی اشاعت 30/ مئی 66ء میں تفسیر صغیر پر تبصرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِس نے لکھا کہ "قرآن حکیم پوری بنی نوع انسان کے لئے رشد و ہدایت کا منبع و سرچشمہ ہے۔ ازل سے رہتی دنیا تک یہ کتابِ مبین انسانوں کو دینی اور دنیوی معاملات میں عدل کا راستہ دکھاتی رہے گی اور بھولے بھٹکوں کو صراط مستقیم پر لاتی رہے گی۔ قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ، کوئی سا گوشہ اور کوئی سا مرحلہ ایسا نہیں ہے جہاں ہم قرآن سے استمداد نہ کر سکتے ہوں لیکن ظاہر ہے کہ اس کے لئے مطالبِ قرآن پر حاوی ہونا لازم ہے۔ جب تک قرآن میں منضبط احکام خداوندی کے مفاہیم کا انشراح ہی نہ ہو گا رشد و ہدایت کا سلسلہ کیسے شروع ہو گا۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر قرآنی مطالب کی تشریح و تفسیر کا سلسلہ شروع ہوا اور نزولِ قرآن سے لے کر اَب تک اور پھر ابد تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ جن لوگوں نے قرآن فہمی عام کرنے کے سلسلہ میں کوئی سا حصہ بٹایا ہو یقیناً تشکر کے سزاوار ہیں۔ مفسرین نے اپنے اپنے دَور میں قرآنی بصیرت کو عام کرنے میں جو کاوشیں کیں وہ اس لحاظ سے بھی مستحسن قرار پائیں گی کہ اس طرح تفسیر قرآن نے ایک باقاعدہ تحریک کی شکل اختیار کر لی اور مطالب و معانی کے ابلاغ کے باب میں تفحص کی ایک پختہ روایت قائم ہو گئی۔ بحمد للہ۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور رہے گا۔ اس وقت تفسیر صغیر پیش نظر ہے۔ یہ تفسیر احمدیہ جماعت کے پیشوا الحاج مرزا بشیر الدین محمود مرحوم کی کاوش فکر کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے عربی متن کے اردو ترجمے کے ساتھ کئی مقامات کی تشریح کے لئے حواشی اور تفصیلی نوٹ دیئے گئے ہیں۔ ترجمے اور حواشی کی زبان نہایت سادہ اور آسان فہم ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 19 صفحہ 541-542)

پھر ایک ہفت روزہ قندیل ہوتا تھا۔ وہ 19/ جون 1966ء میں لکھتا ہے کہ "تفسیر صغیر کی اشاعت سے اس روح آفرین سعی میں اضافہ ہوا ہے... تفسیر صغیر میں ترجمہ اور تفسیر امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ ترجمہ اور حواشی کی زبان عام فہم ہے تا کہ ہر علمی استعداد کا آدمی اس سے مستفید ہو سکے۔ ترجمہ اور تفسیر میں یہ التزام بھی ہے کہ جملہ تفاسیر متقدمین آخر تک پیشِ نظر رکھی گئی ہیں... قرآنِ مجید کو اس خوبصورتی سے طبع کرا کے شائع کرنا ایک بہت بڑی خدمت اسلام ہے۔"

(الفضل 23 جون 1966ء صفحہ 5)

سامعین! پھر انگریزی تفسیر قرآن کے دینی اور ادبی محاسن نے یورپ و امریکہ کے چوٹی کے اہل علم کو متاثر کیا ہے۔ انہوں نے اس پر شاندار ریویو کیے۔ مثلاً مشہور سکالر اے جے آربری کہتے ہیں کہ "قرآن شریف کا یہ نیا ترجمہ اور تفسیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ موجودہ جلد اس کارنامہ کی گویا پہلی منزل ہے۔ کوئی پندرہ سال کا عرصہ ہوا جماعت احمدیہ قادیان کے محقق علماء نے یہ عظیم الشان کام شروع کیا اور کام حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حوصلہ افزاء قیادت میں ہوتا رہا۔ کام بہت بلند قسم کا تھا یعنی یہ کہ قرآن شریف کے متن کی ایک ایسی ایڈیشن شائع کی جائے جس کے ساتھ ساتھ اس کا نہایت صحیح صحیح انگریزی ترجمہ ہو اور ترجمہ کے ساتھ آیت آیت کی تفسیر ہو... شروع میں ایک طویل دیباچہ ہے جو خود حضرت مرزا بشیر الدین نے رقم فرمایا ہے... اگر ہم اس کام کو اسلام کے ذوقِ علم تحقیق کی عظیم یادگار کہہ کر پیش کریں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ اس کی تیاری کے ہر مرحلہ پر مستند کتب تفسیر و لغت و تاریخ وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان کتب کی طویل فہرست پڑھنے والے کو متاثر کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ترجمہ و تفسیر کے تیار کرنے والوں نے نہ صرف تمام مشہور عربی تفسیروں کو زیر مطالعہ رکھا ہے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ یورپین مستشرقین نے تنقیدی رنگ میں جو کچھ لکھا ہے اسے بھی مد نظر رکھا ہے۔ اگر صرف ترجمہ پر نظر ڈالی جائے تو کہنا پڑتا ہے کہ ترجمہ کی انگریزی، غلطیوں سے پاک اور بڑی پُر وقار ہے... غیر مسلم معترضین کے اعتراضوں کا رد بھی اس میں ہے اور دوسرے مذاہب پر مناسب تنقید بھی، غیر مسلم پڑھنے والوں کو اس کے کئی حصے یک طرفہ اور معترضانہ رنگ لئے ہوئے معلوم ہوں گے لیکن یاد رہے یہ حصے بھی خلوص نیت سے لکھے گئے ہیں اور نہایت توجہ سے پڑھے جانے کے لائق ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ متقی اور اہل علم مسلمان جب دوسرے مذاہب کی روایتی تعلیموں پر اعتراض کرتے ہیں تو ایسا کیوں کرتے ہیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد10 صفحہ 672-673)

پھر ایک ڈاکٹر چارلس ایس بریڈن صدر شعبہ تاریخ و ادب مذہبیات نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی ایونسٹن (Evanston) امریکہ نے لکھا "کتاب کی طباعت نہایت عمدہ ہے، ٹائپ بھی اعلیٰ ہے اور سہولت سے پڑھا جاسکتا ہے۔ بحیثیت مجموعی انگریزی زبان کے اسلامی لٹریچر میں یہ ایک قابلِ قدر اضافہ ہے جس کے لئے دنیا جماعت احمدیہ کی ازحد ممنون ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد10 صفحہ 674)

پھر ایک مشہور مسیحی اخبار النصر نے لکھا کہ "ہمیں قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی ہے۔ یہ ترجمہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی کیا گیا ہے۔ ترجمہ قرآن مجید جاذبِ نظر اور ناظرین کے لئے قرۃ العُیون ہے۔ یہ ترجمہ بلند پایہ خیالات کا حامل ہے... قرآنی آیات ایک کالم میں درج ہیں اور دوسرے کالم میں بالمقابل ان کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں مفصل تفسیر کی گئی ہے۔ مطالعہ کرنے والا ان تفاسیر جدیدہ میں مستشرقین اور یورپین معاندین کے اعتراضات کے مفصل جوابات پاتا ہے..."

(تاریخ احمدیت جلد9 صفحہ 675-676)

(خطبہ جمعہ 17/ فروری 2023ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس علم و عرفان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اے تخیّل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخ ہائے سدرہ پر گر تُو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تُو کچھ اگر ہم راز ہے
تو مرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ!
نقش ان کے حسن کا در پردۂ تحریر کھینچ!